رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ واسع علیم

دین کی نصرت کے لئے اک آسمان پر شور ہے | عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

چندہ غیر ممالک سے سات روپے

میں دوبار شائع ہوتا ہے

فہرست مضامین

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ (الہام مسیح موعود)

جلد ۴ | مورخہ ۱۷ اپریل سنہ ۱۹۱۷ء | سہ شنبہ | مطابق ۲۴ جمادی الاخری سنہ ۱۳۳۵ھ | نمبر ۸۴

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو پہلے کی نسبت آرام ہے ؂

بڑی خوشی کی بات ہے کہ ریویو آف ریلیجنز اردو و انگریزی کی ادارت کا کام حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم ۔ اے کے سپرد ہوا ہے۔ جنکے وجود باجود کے ساتھ ہماری بہت سی امیدیں وابستہ ہیں۔ دعا ہے کہ خدا تعالےٰ آپ کا حامی اور ناصر ہو۔ اور آپ کے قلم میں خاص زور اور اثر ڈالے ؂

جناب مولوی سید سرور شاہ صاحب .. ..
اور سید محمد اسحٰق صاحب کی ۱۷ اپریل امرتسر کے مقدمہ تنسیخ نکاح میں شہادت ہوگی ؂

گذشتہ ہفتہ سے بابو عبید اللہ صاحب و بابو اصغر علی صاحب بٹالوی داروغہ عبد الحمید خانصاحب پنشنر سب انسپکٹر (انجولی)

اخبار احمدیہ

شاہ پور ضلع لاہور میں تبلیغ

مولوی غلام رسول صاحب راجیکی ایک غیر احمدی مولوی صاحب کے ساتھ مسئلہ وفات مسیح اور صداقت مسیح موعود پر مباحثہ کرنے کے لئے شاہ پور ضلع لاہور بھیجے گئے تھے جہاں کے متعلق آپ تحریر فرماتے ہیں کہ خاکسار احمدی احباب ندھیک کے ساتھ موضع شاہ پور علاقہ لاہور گیا۔ جہاں ایک شخص چودہری حسن محمد صاحب کو جو معزز اور لائق سمجھا جاتا ہے ملا۔ اسنے بعض مسائل دریافت کئے۔ جن کا مفصل جواب دیا گیا۔ جن کے سننے کے بعد وہ اپنے مولویصاحب کے پاس گیا جن کا نام قطب الدین صاحب ہے۔ اسکے ساتھ کچھ بات چیت کرتا رہا۔ جو مجھے معلوم ہوا کہ گفتگو سے گریز کے متعلق تھی۔ پھر ظہر کے وقت نماز کے لئے ہم سب احمدی مسجد میں گئے۔ اور نیز اس غرض سے بھی کہ مولوی صاحب بھی وہاں ہونگے اسلئے مسجد میں نماز کے علاوہ گفتگو بھی ہو جائیگی۔ چنانچہ جب ہم مسجد میں گئے۔ تو مسجد میں مولوی صاحب کو نہ پایا۔ بعض دوستوں نے ذکر کیا کہ پاس کے حجرہ میں حضرت مسیح موعود کی کتابوں سے اعتراضات کے لئے نوٹ کر رہے ہیں۔ خیر ہم نے نماز پڑھی۔ اور اتنے میں مولوی صاحب اور ان کے مقتدی بھی آگئے۔ جب مجھے معلوم ہوا۔ کہ مولوی صاحب اپنے دوستوں سمیت نماز سے فارغ ہو چکے ہیں۔ تو میں فوراً باہر آ بیٹھا اور کہا کہ مولویصاحب! میں آپ کی استدعا پر آپ کے ساتھ حضرت مسیح کی حیات و وفات اور حضرت مرزا صاحب کے دعاوی کے متعلق گفتگو کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ آپ فرماویں کہ آپ گفتگو مسجد میں اسی وقت کرینگے یا کسی اور جگہ اور دوسرے وقت میں جس جگہ اور جس وقت آپ چاہیں۔ خاکسار حاضر ہے یہ کہنے کے علاوہ میں نے حضرت مسیح موعود کے دعاوی اور آپ کی علامات صداقت پر بھی کسیقدر تقریر کی۔ جس کا سامعین

(باہتمام شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا)

پر نہایت عمدہ اثر ہوا۔ اسکے بعد وہ چودہری صاحب صوفی جو ہمارے احمدی احباب کے رشتہ دار تھے۔ بولے کہ ہمارے مولوی صاحب آپ سے گفتگو کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اور نہ ہی آپ سے گفتگو کرینگے۔ میںنے کہا کہ کیوں اور کیا وجہ ہے۔ بولے بس یہی وجہ ہے کہ ہم آپ سے گفتگو نہیں کرینگے۔ ہمنے یہ کب کہا تھا کہ مقابلہ کے لئے آپ کو بلایا جائے۔ میںنے کہا۔ کہ اگر مقصود تحقیق حق اور طلب صدق ہے۔ تو اب لیت و لعل سے بحث کو ٹالنا اچھا نہیں۔ بہتر ہے کہ مولوی صاحب گفتگو کریں یا مجھے فرمایا جاوے تو میں گفتگو شروع کر دوں۔ مولوی صاحب قرآن سے وہ معیار پیش کریں۔ جس سے جھوٹے اور سچے میں تمیز ہو سکتی ہے۔ اس سے بہت جلد معلوم ہو جائیگا۔ کہ مرزا صاحب اپنے دعوے میں سچے ہیں یا نہیں۔ اور اگر یہ طریق پسند نہ ہو۔ تو ایک دوسری راہ بھی ہے۔ وہ یہ کہ اگر مولوی صاحب حضرت مسیح اسرائیلی کی حیات ثابت کر دیں۔ تو اثبات حیات سے خود بخود ثابت ہو جائیگا۔ کہ آنے والا مسیح وہی پہلا مسیح ہے نہ حضرت مرزا صاحب۔ پھر اس سے مرزا صاحب کے دوسرے دعاوی کے متعلق بھی بحث کرنے کی ضرورت نہ رہیگی۔ باوجود اس قدر زور دینے کے مولوی صاحب نے گفتگو کرنے سے انکار کر دیا۔ اور چودہری صاحب نے فرمایا کہ ہم آپ کے مقابلہ کے لئے کوئی اور مولوی صاحب تلاش کرتے ہیں۔ جو آپ سے بحث کرینگے۔ اور بحث بھی ہم اس جگہ نہیں کرائینگے بلکہ لاہور میں کرائینگے۔ تا دنیا کو پتہ لگ جاوے۔ کہ بحث اس کو کہتے ہیں۔ میںنے کہا بہت اچھا۔ آپ کوئی اور مولوی صاحب لائیں۔ ہمیں خوشی ہوگی۔ اس سے میںنے سمجھا کہ اب یہ گفتگو سے پہلو تہی کر رہے ہیں۔ اور بحث کرنے کے لئے طیار نہیں جس طرح ہو۔ اس مجلس کو اپنے سلسلہ کی تبلیغ کر دی جائے اگر مجھے اجازت ہو تو میں چاہتا ہوں کہ اپنے سلسلہ کے کچھ حالات آپ لوگوں کو سنا دوں کہ حضرت مرزا صاحب کے دعاوی کیا ہیں۔ اور از روئے قرآن و حدیث اور علامات حقیت اور شہادات صداقت آپ اپنے دعاوی میں کس طرح سچے ہیں۔ لیکن انہوں نے تقریر کرنے کے لئے اجازت نہ دی۔ پھر میںنے مناسب سمجھا کہ باتوں باتوں میں ہی مطلب کو سنا دوں۔ چنانچہ خدا سے مدد پا کر تبلیغ کو باتوں باتوں میں ہی وضاحت کے ساتھ پہونچا دیا ۔

درخواست دعا

برادر علی محمد صاحب مدرس سیدا لہ اپنے بھائی کے لئے۔ مولوی عبد العزیز صاحب اپنی اہلیہ کیلئے اور برکت علی صاحب تاجر کتب امرتسر اپنی اہلیہ اور لڑکی کی صحت یابی کے لئے اور برادر غلام سرور صاحب ایبٹ آباد ضلع ہزارہ سے اپنے کاروبار کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔ احباب سب کے لئے دعا فرماویں ۔

نظارۂ عبرت

از جناب قاسم علی خان صاحب قادیانی رامپوری

ملے میں خاک میں لیکن مزاج باقی ہے
کمالِ حرص کی کچھ احتیاج باقی ہے

عیاں ہے چشم زدن میں یہ فرق لیل و نہار
کہ ہوگا کل نہ جہاں میں جو آج باقی ہے

جو بات کل کی ہے جانے دو۔ آج کو دیکھو
نہ کج کلاہ نہ سلطاں کا تاج باقی ہے

کرور ہا ہوئے نذر قضا ان آنکھوں میں
بہت ہیں جن کی حکومت نہ راج باقی ہے

کچھ ایسے ہو گئے باغی حکومت حق سے
کسی کا زور نہ ان پر خراج باقی ہے

زباں پہ شاذ ہیں الفاظ حسرت و عبرت
مٹی ہیں خوبیاں ایک اک رواج باقی ہے

ہے قادیانی کے ہاتھوں میں دامن احمدؐ
خدا کے ہاتھ میں اب شرم و لاج باقی ہے

فہرست نو مبائعین

نام	مقام
عبد القادر صاحب	سیالکوٹ
زینب	،،
محمد حسین صاحب	،،
سردار صاحب	سیالکوٹ
جیواں	،،
لعل دین صاحب	،،
چراغ الدین صاحب	سیالکوٹ
کاکی	،،
بیگم	،،
ابراہیم صاحب	،،
اسمٰعیل صاحب	،،
اہلیہ شرف دین صاحب	،،
دو دختراں شرف دین صاحب	،،
مسماۃ مظفر بیگم	ضلع راولپنڈی
بھاوج صاحب محمد رمضان	بنگال
اللہ داد خان صاحب	ضلع راولپنڈی
اہلیہ نعمت اللہ بیگ صاحب	پٹیالہ
دختر ،، ،،	،،
مسماۃ بھاگن بی بی	ضلع سیالکوٹ
منشی محمد حسین صاحب	پٹیالہ
منشی مدار علی صاحب	ضلع امرتسر
ولایت شاہ صاحب	ضلع سیالکوٹ
اہلیہ غلام محمد صاحب	ضلع لاہور
والدہ ،، ،،	،،
درسوندی صاحب	ضلع گجرانوالہ
عطا محمد صاحب	لاہور
مرزا امان اللہ بیگ صاحب	ضلع لائلپور
حاکم علی صاحب	ضلع ہوشیارپور
اہلیہ صاحبہ ،،	،،
مسماۃ بیگم بی بی	ضلع سیالکوٹ
محمد شفیع صاحب	گوجرات
سجاول خان صاحب	ضلع راولپنڈی
میاں مہر الدین صاحب	سندھ
فضل الدین صاحب	ضلع گوجرانوالہ
چودہری محمد امین صاحب	کشمیر
اہلیہ اللہ دتا صاحب	ضلع گورداسپور
بابو محمد حنیف صاحب	کٹک
والدہ ،، ،،	،،
محمد دین صاحب	ضلع سیالکوٹ
ماسٹر نور محمد صاحب ،،	لاہور
عبد اللہ صاحب	ضلع لودہیانہ
شیر محمد صاحب	،، ،،
دیدار بخش صاحب	،، ،،
میاں الٰہی بخش صاحب	ضلع گوجرانوالہ
مولوی محمد بخش صاحب	ضلع ہوشیارپور
والدہ صاحبہ بابو غلام محمد صاحب	لودہیانہ
شکر دین صاحب	ضلع گورداسپور
عمر الدین صاحب	،، ،،
محمد الدین صاحب	،، ،،
مہر غلام محمد صاحب	کوئٹہ
مستری حشمت اللہ صاحب	علاقہ پٹیالہ
منشی محمد حسین صاحب	امرتسر
حبیب اللہ صاحب	اٹاوہ
منشی محمد علی صاحب	ضلع جھنگ
حسن محمد صاحب	ضلع گورداسپور
عبد المالک صاحب	،، ،،
والدہ مولوی عبد الخالق صاحب	ضلع منٹگمری
اہلیہ ،، ،،	،، ،،
ہمشیرہ ،، ،،	،، ،،
مقصود علی صاحب	ضلع رہتک
فیروز الدین صاحب	ضلع بلب گڈھ
محمد خان صاحب	ضلع سیالکوٹ
مسماۃ حاکم بی بی	،، ،،
احمد شاہ صاحب	ضلع سیالکوٹ
غلام رسول صاحب	،، ،،
محمد بی بی	،، ،،
عائشہ	،، ،،
مبارکہ بیگم	،، ،،
ہاجرہ بیگم	،، ،،
سردار بیگم	،، ،،
محمد حسین صاحب	،، ،،

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان ۔ ۱۷ اپریل ۱۹۱۷ء

احمدیہ کانفرنس کی کارروائی

دوسرا دن

۸۔ اپریل ساڑھے نو بجے زیر صدارت حضرت میرزا بشیر احمد صاحب مسجد اقصیٰ میں میز و کرسی کے ساتھ اجلاس شروع ہوا۔ جناب حافظ سید عبد المجید صاحب (منصوری) کے تلاوت فرمانے کے بعد اسسٹنٹ سکرٹری صاحب صدر انجمن نے کارروائی شروع کی۔ اور ہر ایک معاملہ کے متعلق احباب نے نہایت دلچسپی اور غور و فکر سے کام لیتے ہوئے تمام پہلوؤں کو مد نظر رکھ کر ریزولیوشنز کے الفاظ تجویز کئے۔ اس اجلاس میں تبلیغ احمدیت کے متعلق تجاویز اور طریق کار پر بحث ہوئی۔ اسکے علاوہ فنڈز کی اصلاح۔ حضرت مسیح موعود کی کتب کو مسلسل پڑھنے اور خطبات جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح کے پڑھے جانے۔ جماعت کی سوشل اصلاح اور مذہبی کانفرنس کے انعقاد کے متعلق تجاویز پاس ہوئیں۔ اور جلسہ ایک بجے کے قریب نماز ظہر کے لئے برخواست ہوا۔ نماز کے بعد اسی مسجد میں بموجودگی حضرت خلیفۃ المسیح دوبارہ اجلاس ہوا۔ جس میں ہر احمدی بچے کے لئے کم از کم پرائمری تعلیم لازمی قرار دینے کے متعلق تجویز پیش ہوئی۔ اور کئی ایک احباب نے تعلیم کی ضرورت اور موجودہ ابتدائی تعلیمی کورس کے نقائص بیان کر کے احمدی بچوں کے لئے نیا کورس تیار کرنے کی تحریک کی ✽

اخیر پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے کھڑے ہو کر فرمایا کہ ایجنڈا میں یہ تجویز ایسے طریق پر نہیں پیش کی گئی۔ کہ اسکے متعلق مشورہ ہو سکے۔ مثلاً یہ لکھا گیا ہے۔ کہ "پرائمری تعلیم ہر احمدی بچہ کے لئے لازمی ہو"۔ اب اسکے متعلق مشورہ کیا ہو۔ یہ الفاظ تو امر کی صورت میں ہیں کہ ایسا ہو۔ اور امر کے بعد مشورہ کے کیا معنے۔ مشورہ تو یہ ہوتا ہے۔ کہ فلاں کام کس طرح کیا جائے۔ پھر یہ حکم کہ پرائمری تعلیم لازمی ہو جبر اور حکومت سے تعلق رکھتا ہے۔ اسلئے بھی درست نہیں ہے۔ لیکن اگر اسطرح یہ پوچھا گیا ہے۔ کہ ہر ایک احمدی کے لئے تعلیم ضروری ہے۔ یا نہیں۔ تو یہ بلا ضرورت بلکہ لغو ہے۔ کیونکہ جس بات کا شریعت اسلام میں حکم ہے۔ اور جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ اسکے متعلق مشورہ کرنا کہ اسے کرنا چاہیئے یا نہیں شریعت کی ہتک ہے۔ دیکھو قرآن کریم تاکید کرتا ہے۔ کہ ہر ایک مومن علم پڑھے۔ اور بے علم کی کوئی حقیقت ہی نہیں قرار دیتا۔ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تو بالکل کھول کر بتا دیا ہے۔ کہ علم پڑھنا ہر ایک مومن پر فرض ہے۔ اسلئے اسبات پر مشورہ نہیں ہونا چاہیئے کہ احمدی بچوں کے لئے لازمی تعلیم ہونی چاہیئے یا نہیں۔ بلکہ اسبات پر ہونا چاہیئے۔ کہ تعلیم کس طرح دی جائے۔ اور اس غرض کے لئے کونسے ذرائع استعمال کئے جائیں ✽

میرے نزدیک جماعت احمدیہ میں تعلیم عام کرنے کے متعلق ان سوالات پر غور ہونا چاہیئے۔ (۱) کیا ایسے واعظ اور مبلغ رکھے جائیں۔ جو جگہ بجگہ پھر کر لوگوں کو تعلیم دیں دینی مسائل سکھائیں۔ قرآن کریم پڑھائیں۔ اور ان باتوں کے علاوہ دنیوی امور میں کام آنیوالے علوم بھی سکھائیں ✽ (۲) یہ کہ کیا موجودہ صورت میں ہم اپنے بچوں کو دوسروں کے سکولوں میں داخل کرائیں۔ اور ان کی مذہبی تعلیم کا انتظام گھر پر کریں یا اپنے سکول کھولیں (۳) یہ کہ اگر اپنے سکول کھولیں۔ تو ان میں کورس کونسا ہو۔ وہی جو دوسرے مدارس میں ہے یا اپنے طور پر تیار کریں (۴) یہ کہ اگر اپنے سکول کھولیں۔ تو ان میں کام کرنیوالے مدرس کہاں سے لائے جائیں (۵) یہ کہ اپنے سکولوں کے اخراجات کس طرح بہم پہونچائے جائیں ✽

میں نے یہ سوالات آپ صاحبان کے سامنے رکھ دئے ہیں۔ اب اپنے اپنے مقامی حالات کو مد نظر رکھ کر انکے متعلق آپ لوگ مشورہ سے مجھے .. .. آگاہ کریں۔

اسپر کئی ایک احباب نے تقریریں کیں۔ اور اپنے تجاربہ اور ضروریات کو پیش کیا۔ اور اخیر پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے اس تجویز کے مختلف پہلوؤں کے متعلق ریزولیوشن کے الفاظ مرتب فرمائے۔ اور اجلاس برخواست ہوا ✽

تیسرا دن

۹۔ اپریل کانفرنس کا اجلاس قریباً ۱۰ بجے بموجودگی حضرت امیر المومنین مسجد مبارک میں ہوا۔ جناب اسسٹنٹ سکرٹری صاحب نے احمدیہ پریس کے مضبوط کرنے کے متعلق ریزولیوشن پیش کرتے ہوئے احمدیہ پریس سے مراد احمدی اخبارات اور رسائل بتا کر ان کی ترقی اشاعت کی طرف توجہ دلائی۔ اسکے متعلق احباب نے کئی ایک تجاویز پیش کیں مثلاً یہ کہ ہر ایک احمدی انجمن اپنے ہاں ہر ایک اخبار مشترکہ چندہ سے جاری کرائے۔ کل انجمنوں کی تعداد ۸۴ ہے۔ اس طرح ہر ایک پرچہ کی اشاعت اسی قدر بڑھ جائے گی۔ دوم یہ کہ اس سال صرف ایک پرچہ مثلاً ریویو آف ریلیجنز کی اشاعت بڑھانے کے لئے کوشش کی جائے۔ اور دوسرے سال کسی اور پرچہ کے لئے۔ ایک دفعہ سب کی طرف توجہ کرنا بہت مشکل بات ہے۔ ایک یہ بات بھی پیش کیگئی ہے۔ کہ سب اخباروں کی بجائے ایک ہی اخبار اعلیٰ پیمانہ پر جاری کیا جائے ✽

جناب حکیم محمد حسین صاحب قریشی نے اخبارات اور رسائل کی کمی اشاعت کے وجوہات بیان کرتے ہوئے کہا۔ کہ اپنا پریس نہ ہونے کی وجہ سے اخبارات اور رسائل دوسرے شہروں میں دوسروں کے پریسوں پر بہت گراں خرچ سے چھپوانے پڑتے ہیں۔ اور یہ بات ان کی ترقی میں سخت ہارج ہو رہی ہے۔ اس لئے کوشش اسبات کی ہونی چاہیئے کہ اپنا پریس قائم کیا جائے۔ خواہ کوئی ایک صاحب قائم کریں خواہ مشترکہ سرمایہ سے قائم ہو۔ خواہ صدر انجمن احمدیہ اپنے ماتحت جاری کرے۔ اس سے ہمارے اخباروں کو بہت آسانی اور فائدہ ہوگا۔ اور موجودہ حالت سے زیادہ عمدہ کام کرینگے نیز اخباروں کی اشاعت بڑھانے کے لئے اخبار والے اگر اپنے قائم مقام مختلف مقامات پر دورہ کرنے کے لئے بھیجا کریں۔ جو لوگوں کو اخبار کے فوائد بتا کر خریدنے کی تحریک کریں۔ تو بہت فائدہ ہو سکتا ہے ✽

حضرت خلیفۃ المسیح نے اپنا پریس جاری کرنیوالی تجویز کو پسند فرماتے ہوئے کہا کہ موجودہ کام کرنیوالوں

کے پاس روپیہ نہیں ہے۔ ہاں اگر بعض دوست ملکر پریس کے لئے سو سو روپیہ کا حصہ لے لیں۔ اور پریس کے انجن کے ساتھ آٹے کی مشین بھی لگا دی جائے۔ تو امید ہے کہ کام اچھی طرح چل سکے۔ حضور نے اخباروں کی اشاعت کے بڑھانے کے متعلق یہ بھی فرمایا۔ کہ ہمارے اخباروں اور رسالوں میں چونکہ علمی اور مذہبی مضامین چھپتے ہیں جنکے جلدی یا دیر میں پڑھنے میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اس لئے اکثر لوگ ایک دوسرے سے اخبار لیکر پڑھ لیتے ہیں۔ اور خود نہیں خریدتے۔ اسکے متعلق اگر اس طرح کیا جاوے کہ وہ لوگ جو اخبار خریدنے کی استطاعت رکھتے ہیں۔ مگر خریدتے نہیں۔ انہیں پڑھنے کے لئے پرچہ نہ دیا جائے تو امید ہے کہ وہ خود اخبار خریدیں۔ اگرچہ بظاہر یہ بخل معلوم ہوتا ہے۔ مگر ان کے لئے سزا کے طور پر جائز ہے کیونکہ وہ اخبارات کے خریدار نہ بنکر انہیں نقصان پہونچاتے ہیں اور خود مفت میں فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں ۞

اسکے بعد بٹالہ میں مہمانخانہ کے لئے فی الحال ایک مکان کے کرایہ پر لینے کی تجویز پاس ہوئی۔ اور پھر غیر مبائعین کے فتنہ کے دور کرنے کے متعلق گفتگو ہوئی۔ اور اس کے لئے مختلف تجاویز پاس ہوئیں ۞

ہمنے کانفرنس کی روداد کو نہایت اختصار کے ساتھ اس لئے قلمبند کیا ہے۔ کہ جناب اسسٹنٹ سکرٹری صاحب نے باضابطہ رپورٹ مرتب کرکے دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ امید ہے۔ ہم بہت جلد اسے شائع کرسکینگے ۞

حضور وائسرائے دارالسلطنت پنجاب میں

ہز ایکسلینسی لارڈ چیمسفورڈ وائسرائے ہند۔ لیڈی چیمسفورڈ صاحبہ ۱۲ر اپریل کی صبح کو پہلی دفعہ پنجاب کے دارالسلطنت لاہور میں رونق افروز ہوئے۔ سٹیشن پر سرکاری افسر اور والیان ریاست و سرگروہ رؤساء شہر استقبال کے لئے موجود تھے۔ قلعہ سے سلامی میں توپیں سر کی گئیں۔ آپ ریلوے سٹیشن سے جلوس کے ساتھ گورنمنٹ ہوس میں تشریف لے گئے۔ اور اسی دن دوپہر کے قریب والیان ریاست کو جو آپکے خیر مقدم کے لئے لاہور جمع ہوئے تھے۔ ملاقات کرنے کا موقعہ دیا۔ سہ پہر کو ہز ایکسلینسی نے ان رؤساء سے ملاقات بازگشت کی۔ جو اس اعزاز کے مستحق تھے ۞

ہم تمام جماعت احمدیہ کی طرف سے ہز ایکسلینسی کو اپنے صوبہ میں تشریف آوری پر صدق دل اور خلوص قلب سے

خوش آمدید

کہتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالےٰ آپکے عہد حکومت کو ہماری جماعت اور تمام ہندوستان کے لئے مفید اور بابرکت بنائے ۞

۱۳ر اپریل کو حضور وائسرائے نے جالندہر اور ملتان ڈویژنوں کے پنشن یافتہ ہندوستانی افسروں کا پریڈ میں معائنہ کیا۔ اور اسی دن سہ پہر کو یونیورسٹی کی طرف سے ڈاکٹر آف لا کی اعزازی ڈگری پیش کیگئی۔ جو آپنے شکریہ کے ساتھ قبول فرمائی۔ اس موقعہ پر مسلمانوں۔ سکھوں اور اہل ہنود کی طرف سے آپ کی خدمت میں ایڈریس پیش کئے گئے۔ جن کا جواب ہز ایکسلنسی نے نہایت خوشکن دیا۔ دوران تقریر میں آپنے اہل ہنود سے اس امر کی خاص طور پر سفارش کی کہ وہ ہندوستان کے قرضہ جنگ کو کامیاب بنانے کے لئے خصوصیت سے کوشش کریں۔ کیونکہ ہندوستان کی اقوام مختلفہ میں سب سے مالدار اہل ہنود ہی ہیں ۞

۱۴ر اپریل قبل از دوپہر قلعہ شیش محل میں حضور وائسرائے کا دربار منعقد ہونا تہا۔ لیکن ۱۳-۱۴ر اپریل کی درمیانی رات کو آندہی کی وجہ سے دربار کے لئے جو خیمے وغیرہ نصب کئے گئے تھے۔ اکھڑ گئے۔ اور اسدن دربار ملتوی کیا گیا۔ اب ہز ایکسلنسی نے پیر کی صبح کو بوقت ۱۰ بجے یونیورسٹی ہال میں دربار منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے ۞

ہم مکرر حضور وائسرائے کی تشریف آوری کا بڑی خوشی اور انبساط کے ساتھ خیر مقدم کرتے ہیں ۞

مسلم یونیورسٹی لینے کی تجویز منظور

۸ر اپریل کو مسلم یونیورسٹی فاونڈیشن کمیٹی کا جو اجلاس علی گڈھ میں زیر صدارت پرنس حاجی میجر حمید اللہ خان بی۔ اے آف بھوپال ہوا۔ اس میں ۲۰ ارادوں کی تائید اور ۳۵ راؤں کے خلاف ہندو یونیورسٹی کے نمونہ پر مسلم یونیورسٹی کے لینے کی تجویز ان الفاظ میں منظور کرلی گئی۔ کہ "مسلم فاونڈیشن کمیٹی کا یہ جلسہ حکومت ہند کی چھٹی (صیغہ تعلیم) مورخہ ۷ر فروری ۱۹۱۷ء نمبر ڈی۔ آر ڈر ۲ کے متعلق یہ قرار دیتا ہے۔ کہ کمیٹی ہذا ہندو یونیورسٹی کے دستور العمل کے مطابق بہترین مسلم یونیورسٹی حاصل کرنے کے لئے آمادہ ہے۔ یہ جلسہ ریگولیشن کمیٹی کو جس کا تقرر مسلم یونیورسٹی فاونڈیشن کمیٹی کے اجلاس لکھنؤ میں ہوا تہا۔ اور جسمیں مسلم یونیورسٹی ایسوسی ایشن کے پریزیڈنٹ اور سکرٹری صاحبان کو جو ایکس آفیشو ممبر مقرر کئے گئے تھے۔ یہ اختیار دیتا ہے کہ وہ آنریبل ممبر تعلیم کے ساتھ مسلم یونیورسٹی کے متعلق مشورت کرنے کے بعد اس کو لیجسلیٹو کونسل میں پیش کرنے کے لئے ضروری کارروائی کرے"

مسلم یونیورسٹی کا خیال مسلمانوں کو ہندوؤں سے بہت پہلے پیدا ہوا تہا۔ اور اسکے لئے سرمایہ جمع کرنے میں بھی انہوں نے خاص جوش اور ہمت دکھائی تھی۔ لیکن بعض افراد کی ناعاقبت اندیشی اور کوتاہ بینی نے ان شرائط پر یونیورسٹی کا لینا منظور نہ کیا جن پر گورنمنٹ دینا چاہتی تھی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمان اس وقت تک یونیورسٹی کے لینے سے محروم رہے۔ اور نہ صرف محروم رہے۔ بلکہ ایک بہت بڑے گناہ کے بھی مرتکب ہوتے رہے۔ کہ یونیورسٹی کے لئے جو روپیہ جمع کیا گیا تہا۔ اس سے سود حاصل کرتے رہے۔ ہمارے نزدیک انہیں اس گناہ عظیم کا مرتکب اس ناشکری کے نتیجہ میں ہونا پڑا جو گورنمنٹ کی مراعات کے قبول نہ کرنے میں انہوں نے دکھائی گئی۔ اب جبکہ گورنمنٹ کی شرائط کے مطابق یونیورسٹی لے لینے کی تجویز پاس کر دی گئی ہے۔ امید ہے کہ اس خلاف شریعت فعل سے بچ جائیں گے۔

مفت منگوا کر تقسیم کریں

اخویم شیخ مشتاق حسین صاحب ایجنٹ سیالکوٹ نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا وہ خطبہ جمعہ جو حضور نے زار روس کی پیشگوئی کے پورا ہونے پر فرمایا تہا۔ اور ۲۷ر مارچ کے الفضل میں چھپ چکا ہے۔ ٹریکٹ کی صورت میں "اسلام کی سچائی کا ایک زندہ ثبوت" کے نام سے چھپوا کر مفت شائع کیا ہے۔ احباب محصولڈاک بھیجکر مندرجہ بالا پتہ سے منگوائیں۔ اور لوگوں میں تقسیم

پیغام کی مذبوحی حرکات

مولوی محمد علی صاحب سے ایک حوالہ کے مطالبہ پر

احباب کرام کو معلوم ہے کہ اصحاب پیغام کے مزعومہ امیر مولوی محمد علی صاحب ایم اے نے ۲۷ ستمبر کے پیغام میں لکھا تھا کہ

"جب آنحضرت صلعم ابھی آمنہ کے شکم میں تھے تب فرشتے نے ظاہر ہو کر کہا کہ اے آمنہ تو بیٹا جنیگی۔ اس کا نام احمدؐ رکھنا"

یہ حضرت مسیح موعود کا نوشتہ ہے اور جو اس کے خلاف کہتا ہے وہ حضرت مسیح موعود کی کتب سے قطعاً ناواقف ہے۔

اس پر مینے متعدد مرتبہ نہایت عاجزانہ درخواست کی کہ مولوی صاحب موصوف اس حوالہ کا پتہ بتائیں جب مجھے جواب نہ ملا تو جناب مدیر جریدۂ پیغام سے سفارش چاہی آخر جب وہ ایک دم خفے دیکر رہ گئے تو میں نے جماعت احمدیہ سے درخواست کی کہ غیر مبائعین سے خود دریافت کریں شاید انہیں سے کسی کو معلوم ہو۔ مگر ایڈیٹر صاحب میرا فقرہ تو یہ نقل کرتے ہیں:۔

"اپنے اپنے شہر یا قصبہ گاؤں قرب وجوار کے غیر مبائعین صاحبان پیغام سے اس حوالہ کا مطالبہ کریں"

اور نتیجہ جو نکالتے ہیں وہ ملاحظہ فرمایئے۔

کیوں؟ کیا وہ لوگ حضرت امیر پر حاکم ہیں یا ان کا جواب تمہارے پیر کے فاسد اعتقادات کو ثابت کر دیگا ہوگا۔ (پیغام ۲۰ مورخہ ۱۱ اپریل ۱۹۱۷ء)

اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ میرے مطالبہ کا اثر ایڈیٹر پیغام کے گالیاں تصنیف کرنے والے دماغ پر کیا ہو رہا ہے مینے کہا کہ غیر مبائعین سے دریافت کرو۔ شائد انہی کے پاس میرا گوہر مقصود ہو۔ یہ نہیں کہا کہ غیر مبائعین سے کہا جائے وہ "حضرت امیر" سے دریافت کریں۔ مگر آپ فرماتے ہیں۔ "کیا وہ حضرت امیر پر حاکم ہیں" حضرت! یہ کیا بہکی بہکی باتیں ہیں جنکی توقع کسی کے کلال خانے میں ہی ہو سکتی ہے

غیر مبائعین اگر آپ کے "حضرت امیر" کے حاکم نہیں تو کیا بیعت ارشاد یا بیعت توبہ کر کے محکوم ہو چکے ہیں۔ خیر اسکا جواب تو وہی دینگے جنکے متعلق یہ کہا گیا ہے مگر الحمد للہ امیں تو آپ کے "حضرت امیر" کا محکوم نہیں۔ بلکہ قدوم میمنت لزوم سے پہلے ایک کلاس جو ان دنوں شرفیابی کا بقول کسی سابق معتمد علیہ سرکار دو دستمدار دیا گیا تھا۔ مگر بندہ درگاہ عطائے تو ملقا رہتے تھکر اس سعادت عظمے سے محروم ہی رہا اور شکر ہے کہ یہ توفیق عطا ہوئی۔ ورنہ مجھی غالباً کسی ایل۔ ایم ایس کے کمرے میں اپنی ایک نہ بر آنے والی آرزو کو پیش کرنے پر فاخرج منھا کے ساتھ سورہ قلم کی آیت کے ایک آدھ لفظ کا شان نزول بننے والا کہا جاتا۔ پھر اس ناچیز میں تو نت نئی گالیاں تصنیف کرنے کی اہلیت ہی نہیں۔ وہاں تو محنت اور جانفشانی بلکہ اپنی لیاقت سے بڑھکر کام دینے والوں کو بھی سنا ہی کہ کسر رہ گئی کسر رہ گئی یا ھل من مزید سننا پڑتا ہے اور لوگوں کے مذاق کے مطابق رجس بہم پہنچانے کے لئے کسی زیادہ لائق کی تلاش رہتی ہے۔ پس مجھے تو آپ تحکم سے نہیں منوا سکتے۔ تاہم باوجود محکوم نہ ہونے کے مینے اپنے ہمہ عجز ہونیکا اقرار کرتے ہوئے یہ حوالہ پوچھا تھا اور اسکا نام امیر پیغام سے ہمارا ز بروست مطالبہ یا مطالبات بھی نہ رکھا۔ کیونکہ جس سرزمین کا میں رہنے والا ہوں وہاں سے حمق وتعلی کو بہت دور رکھا جاتا ہی بہرحال میں اس معاملہ کو اب پبلک پر چھوڑکر اس غلط فہمی کو دور کرنا چاہتا ہوں۔ جو میرے ایک مضمون مندرجہ الفضل ۱۱ اپریل ۱۹۱۷ء کے متعلق آپ نے پھیلانی چاہی ہی بات یہ ہے کہ جس طرح غیر احمدی ہمیں کہا کرتے ہیں کہ حدیث میں صاف اذا انزل ابن مریم فیکم موجود ہے پھر تم کس طرح مرزا غلام احمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) سے اس پیشگوئی کا پورا ہو جانا بتاتے ہو۔ اور ہم اس کا جواب یہ دیا کرتے ہیں کہ ایلیا کے آسمان سے اترنے کا وعدہ تھا اور حضرت مسیح نے آکر فیصلہ کیا کہ یوحنا ہی ایلیا ہے چاہو تو قبول کرو۔ گویا ایک متنازعہ فیہ مسئلہ کو نظیر سابق سے حل کیا جاتا ہے اسی طرح غیر مبائعین ہمیں کہتے ہیں یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ حضرت اقدس ع م باوجود کھلی کھلی وحی کے ۱۹۰۱ء تک اپنے آپ کو محدث لکھیں اور نبی نہ کہیں۔ تو ہم اس کا جواب ایک نظیر سے دیتے ہیں جس کا ذکر خود حضرت اقدس مسیح موعود نے کتاب اعجاز احمدی میں دیا ہے آپ سے سوال یہ کیا گیا ہے کہ جب آپ مامور تھے خدا سے الہام پاتے تھے تو پھر براہین میں کیوں لکھدیا کہ وہی مسیح ابن مریم دوبارہ آئیگا حالانکہ جن الہامات کی رو سے آپ اپنے آپ کو مسیح موعود اعلان کرتے ہیں وہ اس وقت بھی موجود تھے اسکا جواب میرے آقا میرے ہادی نے جو دیا ہے وہ ان فقرات میں ہے۔

۱۔ خدا نے میری نظر کو پھیر دیا۔ میں براہین کی اس وحی کو سمجھ نہ سکا۔

۲۔ بوجہ اس ذہول کے جو میرے دل پر ڈالا گیا۔

۳۔ خدا نے اپنی حکمت عملی سے میری نظر سے پوشیدہ رکھا۔

اب جبکہ باوجود صریح الہامات کے اپنے آپ کو مسیح موعود نہ سمجھنے بلکہ اسکے خلاف بارہ برس عقیدہ رکھنے کا مندرجہ بالا جواب حضرت صاحب کی طرف سے ایک احمدی کے لئے کافی سمجھا جاتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ بعینہ اس قسم کے دوسرے معاملہ میں (یعنے آپکو نبی پکارا جاتا ہے مگر آپ باوجود اس حقیقت کے اعتراف کے جو ایک نبی میں پائی جانی چاہیئے یعنے کثرت اظہار امور غیبیہ جس کی زمانہ میں نظیر نہ پائی جائے اپنے آپ کو ایک مدت تک نبی نہیں کہتے) یہ جواب کافی نہ سمجھا جائے۔

اس پر اعجاز احمدی کا وہ حوالہ پیش کیا جاتا ہے جہاں فرمایا ہے کہ نبیوں کو ان کے دعوے کے متعلق بہت نزدیک سے دکھایا جاتا ہے اور یہ کہ "جس یقین کو نبی کے دل میں اسکی نبوت کے بارے میں بٹھایا جاتا ہی وہ دلائل آفتاب کی طرح چمک اٹھتے ہیں۔ اور اس قدر تواتر سے جمع ہوتے ہیں کہ وہ امر بدیہی ہو جاتا ہے" اس حوالہ کے متعلق الفضل ۱۱ اپریل ۱۹۱۷ء میں لکھا گیا تھا کہ۔

"وہ نبی ہونے کو مانع غلطی[1] نہیں ٹھہراتا۔ بلکہ فرمایا کہ غلطی نہ لگنے کی دو وجہیں ہیں ایک قرب ہے

[1] پیغام میں مانع غلطی کی بجائے صرف مانع نہیں ٹھہرایا چھاپا ہے جس سے مطلب خبط ہو گیا اور اصل بات قارئین سے مخفی رہی +

دکھایا جانا (۲) تواتر سے بتایا جانا۔ پس تعریف
نبوت میں جو اختلاف ۱۹۰۱ء سے اول اور بعد
میں ہے اسکی وجہ ان ہر دو موانع کا نہ پایا جانا ہی ہے
معزز ناظرین الفضل اس مسئلہ کو اچھی طرح سمجھنے کے لیے ۱۱ اپریل ۱۹۱۷ء
کا الفضل اور ۱۱ مارچ کا پیغام (یا کم از کم اس کا اعتراض)
سامنے رکھ لیں۔ کیونکہ یہ اعتراض اکثر غیر مبائعین کی طرف
سے کیا جاتا ہے ہم اعجاز احمدی کے مندرجہ بالا حوالے پیش کرتے
ہیں جنمیں لکھا ہے کہ خدا کی حکمت عملی کے ماتحت باوجود صریح
الہامات کے "میں نے رسمی عقیدہ کو نہ چھوڑا"۔ اور
میں قریباً بارہ برس تک جو ایک زمانہ دراز ہے بالکل
اس سے بیخبر اور غافل رہا کہ خدا نے مجھے بڑی
شد و مد سے براہین میں مسیح موعود قرار دیا ہے
اور میں حضرت عیسےٰ کی آمد ثانی کے رسمی عقیدہ
پر جما رہا جب بارہ برس گزر گئے تب وہ وقت آگیا
کہ میرے پر اصل حقیقت کھولدی جائے۔ تب
تواتر سے اس بارہ میں الہامات شروع ہوئے کہ
تو ہی مسیح موعود ہے۔ (اعجاز احمدی صفحہ ۷)
ہمارا استدلال تو یہ ہے کہ دیکھو خدا کی شد و مد کی وحی موجود
ہے کہ حضرت مرزا صاحب مسیح موعود ہیں مگر حضور ہیں کہ بارہ
برس تک اس وحی کی تاویل فرماتے ہیں اور عیسےٰ کی آمد ثانی
کے متعلق رسمی عقیدہ پر جمے ہیں پس اسی طرح خدا کی شد و مد
کی وحی موجود ہے کہ تو نبی ہے مگر چونکہ حضور کے ذہن میں
اسوقت نبی کی تعریف رسمی عقیدہ کے مطابق تھی (نبی وہ
ہوتا ہے جو کتاب لائے یا پچھلے احکام کو کچھ ترمیم و تنسیخ
کرے امتی نہ ہو) اسلیئے آپ زمانہ دراز تک ان الہامات
کو جنمیں نبی و رسول کا لفظ آیا ہے استعارہ پر محمول فرماتے
رہے مگر اس پر غیر مبائعین کہتے ہیں کہ مسیح موعود ہونے
کے متعلق بیشک بارہ برس باوجود کھلی کھلی وحی کے غلطی میں
رہے مگر ایک نبی غلطی میں نہیں رہ سکتا کیونکہ نبی ہونا غلطی کا
مانع ہے اسکا جواب میں نے یہ دیا کہ
"نبی ہونے کو مانع غلطی نہیں ٹھہرایا" بلکہ[1]
فرمایا کہ غلطی نہ لگنے کی دو وجہیں ہیں۔ ایک
قریب سے دکھایا جانا۔ دوم۔ تواتر سے بتایا جانا"۔

[1] دیکھو اعجاز احمدی صفحہ ۲

اور یہ دو موانع جیسے دعویٰ مسیح موعود کے بارے میں پائی جاتی
ہیں ویسی ہی نبوت کے بارے میں۔ درباره دعویٰ مسیح موعود
قریب سے نہ دکھائے جانے اور تواتر نہ ہونے کے متعلق میں نے
اعجاز احمدی کے تین مختلف فقرے نقل کئے جو یہ ہیں:-
۱۔ خدا نے میری نظر کو پھیر دیا۔ میں براہین کی اس وحی کو نہ
سمجھ سکا۔
۲۔ مگر پھر بھی بوجہ اس ذہول کے جو میرے دل پر ڈالا گیا
۳۔ خدا نے اپنی حکمت عملی سے میری نظر سے پوشیدہ
رکھا۔
ایسا ہی جو فقرہ اعجاز احمدی صفحہ ۷ سے اوپر نقل کیا جا چکا
ہے "تب تواتر سے اس بارہ میں الہامات شروع ہوئے کہ
تو ہی مسیح موعود ہے" وہ ظاہر کرتا ہے کہ پہلے باوجود شد و
مد اور کھلی کھلی وحی کے تواتر نہ تھا اسلیئے غلطی لگ گئی۔ اور
پھر یہی معاملہ بطور نظیر پیش کر کے میں نے باوجود الہامات میں
نبی اور رسول کا لفظ ہونے کے اپنے آپ کو نبی نہ سمجھنے کا سوال
حل کیا اور لکھا۔ اسکے لئے دیکھو حقیقۃ الوحی میں فرماتے ہیں
مگر بعد میں جو خدا تعالےٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر
نازل ہوئی اسنے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے
دیا۔ اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا پس تواتر
سے پہلے تعریف نبوت میں سہو ممکن ہے (الفضل
۱۱ اپریل ۱۹۱۷ء صفحہ ۹)
میرے انصاف پسند دوست خوب سمجھ گئے ہونگے کہ میں نے
کس طرح یہ مسئلہ حل کیا ہے میں نے اعجاز احمدی کو اسطرح
پر پیش نہیں کیا کہ گویا حضرت اقدس اعجاز احمدی میں لکھتے ہیں
کہ نبی ہونا میری نظر سے پوشیدہ رکھا گیا یا مجھے ذہول
ہو گیا۔ اور ایسا ہی جو یہ فرمایا کہ "میں اس عقیدہ سے باز آگیا
تو یہ فقرہ عقیدہ متعلقہ تعریف نبوۃ کے بارے میں ہے ہرگز
نہیں۔ بلکہ میں نے تو بطور نظیر یہ معاملہ پیش کیا ہے کہ جیسے
بوجہ قریب سے نہ دکھایا جانے اور تواتر نہ ہونے کے مسیح موعود
کے بارے میں غلطی لگ گئی ایسے ہی تعریف نبوت کے
بارے میں سمجھ لو کہ خدا کی کسی حکمت عملی کے ماتحت بوجہ
قریب سے نہ دکھایا جانے اور تواتر نہ ہونے کے آپ نے اعلان
نہ فرمایا کہ میں نبی ہوں۔

[1] ایک غلطی کے ازالہ کی عبارت میں بھی یہ ذکر ہے

الغرض اصلی معاملہ تو یوں ہے مگر اس پر میرے فاضل دوست
مولوی دوست محمد خان صاحب بالقابہ کی گلفشانی ملاحظہ ہو
ا۔ "میاں اکمل نے کمال تحریف سے کام لیکر اپنی طرف
سے یہ فقرہ جڑ دیا ہے کہ خدا نے اپنی حکمت عملی
سے میری نظر سے پوشیدہ رکھا"۔ (پیغام ۱۱ مارچ ۱۹۱۷ء)
ب "میاں اکمل میں اگر غیرت ہے تو ہم سے مطالبہ کرنے
سے پیشتر اپنے اس فقرہ کو اعجاز احمدی سے نکال کر
دکھائے یا اس بات کا اعتراف کرے کہ اس نے
حضرت مسیح موعود کی کتاب اور عبارت میں خواہ مخواہ
تحریف کی"۔ (پیغام ۱۱ مارچ ۱۹۱۷ء)
۲۔ ظاہر ہے کہ ان مندرجہ بالا فقرات میں حضرت مسیح موعود
کی عبارات میں خود میاں اکمل نے اسقدر کثرت سے کام
لیا ہے کہ نہ صرف معنوی تحریف ہی ان میں ہو گئی ہے بلکہ حضرت
کے بعض فقرات کو ہی بالکل بدل دیا ہے اور ان کی جگہ
اپنے فقرات گھڑ کر رکھدئے ہیں۔
۳۔ میاں اکمل میں اگر حیا ہے تو ہمارے ان زبردست
مطالبات کا پہلے جواب دے۔
۴۔ اور ایسا ہی اس قسم کی تحریفات جو آپ نے پہلے متعدد
جگہوں پر کی ہیں آپکا شیوہ خاص ہے
میرے فاضل دوست نے جو کچھ اس عاجز کے حق میں
فرمایا ہے اس پر میں ناراض نہیں کیونکہ میں نے جب سے ہوش
سنبھالا ہے اپنے دوستوں پر فداکاری میرا شیوہ خاص رہا ہے
اگر اتنی گالیاں دینے سے آپکے مایحتاج میں کچھ اضافہ ہو سکتا
ہے تو میں آپ کو بہت خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ اڑے وقت
میں میں اپنے ایک دوست کے کام آگیا۔ باقی رہے اصل
الزامات سو ان کے متعلق میں مفصل عرض کر چکا ہوں۔ کہ
۱۔ میں نے ہرگز کوئی معنوی تحریف نہیں کی۔ نہ اس حوالہ کو
جو مسیح موعود کے دعوے کے متعلق ہے نبوت کے متعلق
جتلایا۔ بلکہ بطور نظیر پیش کیا چنانچہ سب حوالے دیکر میں نے
لکھا ہے "اب ہم دیکھتے ہیں نبوت کے بارے میں تواتر کب ہوا"۔
۲۔ میں نے اپنی طرف سے یہ فقرہ نہیں جڑا۔ اور نہ خواہ مخواہ
تحریف کی۔ فقرہ اعجاز احمدی صفحہ ۷ پر موجود ہے ملاحظ
ہو سطر ۱۲ و ۱۵
"خدا کی حکمت عملی نے میری نظر سے پوشیدہ رکھا"

ہاں آپنے جو یہ لکھا ہے کہ مینے فقرہ ۲ کے ساتھ اس فقرہ کو منضم کردیا سو انضمام سے مجھے کوئی خاص فائدہ نہ تھا۔ نہ میری دلیل کو تقویت ہوتی تھی یہ کاتب کی غلطی ہے کہ اس نے اس فقرے کے ابتداء میں نمبر ۳ نہیں ڈالا بلکہ وہ ۳ کا ہندسہ اخیر میں لکھدیا ہے۔ یہ ۳ کا ہندسہ میری خاریت کے لئے کافی ہے۔ اگر اسکی کوئی اور وجہ ہو سکتی ہے۔ تو آپ ہی فرمادیں مجھے افسوس ہے کہ آپ ایک اخبار نویس ہر روز آپ کو کاتبوں سے واسطہ پڑتا ہے خود کاپی پڑھتے اور پروف دیکھتے ہیں پھر بھی پیغام میں خوفناک غلطیاں رہ جاتی ہیں۔ اس کا اقرار آپ اپنے اخبار میں کرچکے ہیں۔ باوجود یہ سب کچھ جاننے کے آپ میرے متعلق یہ عذر قبول نہ کریں بجالیکہ نہ میں نہ کاپی دیکھتا نہ پروف پڑھتا کیونکہ میں دوسری جگہ ملازم ہونے کی وجہ سے الفضل میں تمام وقت نہ دے سکتا تھا آپ چاہیں تو اصل مضمون دیکھ لیں وہاں ۱ اور ۲ کے بعد ۳ کا ہندسہ لکھکر حاشیہ پر یہ خدا کی حکمت والا فقرہ لکھا ہے مگر کاتب نے فقرہ پہلے لکھدیا اور نمبر بعد میں ڈالا پھر یہ درست نہ ہوا۔ اور چھپ گیا۔ آپنے لکھا ہے کہ حضرت عیسےٰ کی آمد ثانی کا عقیدہ براہین میں لکھدیا کی بجائے مینے یہ فقرہ کمال تحریف سے کام لیکر جڑ دیا۔ یہ ہرگز صحیح نہیں جیسا کہ میں اوپر اصل بات لکھ چکا ہوں یہ فقرہ الگ ہے اسی لئے اس پر نمبر ۳ ڈالا ہے اور آگے لکھا ہی یہ فقرات ثبوت ہیں اس بات کا۔ تا کوئی خوش فہم آپ کی طرح ایک ہی جگہ کی عبارت نہ بنالے اور پھر مجھے نوٹس دیتا پھرے کہ اگر غیرت ہے تو اعجاز احمدی سے دکھاؤ اگر حیا ہے تو یہ فقرہ اعجاز احمدی سے نکال کر دکھاؤ۔ آپ جو چاہیں کہہ لیں۔ ربنا ابسط یدی الیک۔ میں ہرگز نہیں کہونگا کہ اگر تم میں حیا ہے تو یہ الزام واپس لو کیونکہ اسمیں حضرت اقدس کی ایک پیشگوئی پوری ہوتی ہے جو لاہور کے ایک کے متعلق ہے مینے کوئی چالاکی نہیں کی۔ کوئی لفظی یا معنوی تحریف نہیں کی۔ میں جانتا ہوں کہ آپ کو مولوی محمد علی ایم اے ایل ایل بی سے بہت محبت ہے اور صرف وہی آپ کی نظروں میں بستے ہیں مگر اتنے فنا فی الشیخ نہ ہونا چاہئے کہ ہر ایک کا انہی پر قیاس فرمائیے خصوصًا اس خاکسار کا کہ وہ جو کچھ لکھتا ہے دیانت و امانت سے لکھتا ہے یہ ہے جواب اس تحریف کے متعلق۔ باقی اور اس قسم کی تحریفات جو میرا شیوۂ خاص ہیں جب آپ دکھائینگے تو میں کچھ عرض کرونگا۔ اچھا جانِ برادر۔ اب آپ خفا ہو چکے گالیاں بھی آپ نے منہ بھر کر یا پیٹ بھر کر دے لیں اب اصل مطلب سے محروم نہ رکھئے جس کے لئے یہ تلخی گوارا کی وہ حوالہ دکھائیے احمد والا۔ کم از کم اتنا ہی حلفًا لکھ دیجئے کہ حضرت صاحب کی کتب میں ہے اور اسکے خلاف نہیں۔ دیکھئے میں تو مولوی محمد علی صاحب کو بے ایمان یا بددیانت نہیں سمجھتا اسلئے یہ تصور کرکے کہ کتب حضرت اقدس میں ہوگا صرف نام کتاب صفحہ و سطر دریافت کرتا ہوں اور آپ اتنا بھی علی الاعلان نہیں کہہ سکتے کہ یہ موجود ہے مگر ہم بتاسکتے نہیں۔

المحمل

اعلائے کلمۃ اللّٰہ

قابلِ توجہ جماعت احمدیہ بنگال

خصوصًا برہمن بڑیہ

معزز احمدی احباب! آج پہلا موقعہ ہے کہ میں بحیثیت ایک مضمون نگار کے آپ لوگوں سے مخاطب ہوتا ہوں۔ اور ایک ضروری اور نہایت ہی ضروری تحریک کو آپ لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہوں میں امید کرتا ہوں کہ آپ اس مضمون کو غور سے پڑھینگے اور اس امر کی اہمیت کو محسوس کرینگے جس کی میں تحریک کرنا چاہتا ہوں اے اسلام و بانئے اسلام کے سچے عاشقو اور اے حضرت مسیح موعود کی سچے دل سے پیروی کرنے والو! مجھے کامل امید ہے کہ آپ لوگ میری اس تحریک کو کسی صورت سے نظر انداز نہیں کرسکتے کیونکہ میری تحریک اس عظیم الشان خدمت کے متعلق ہے جو حضرت مسیح موعود کی بعثت کی علت غائی ہے وہ کیا ہے؟ مذہبی دنیا میں اسلام کا بول بالا کرنا ہے لیظہرہ علی الدین کلہ کے مطابق دنیا کے سارے مذاہب باطلہ پر اسلام کو غالب کرنا ہے عین ایسے زمانہ میں کہ آفتاب اسلام کمال زوال پر پہنچگیا تھا۔ اسلام پر ادبار کی کالی گھٹا چھائی ہوئی تھی۔ چاروں طرف سے دشمنانِ اسلام کے حملے ہو رہے تھے اہل اسلام شراب کبر و نخوت سے سرشار ہوکر غفلت کی گہری نیند سو رہے تھے ایسے وقت میں ایک عظیم الشان مصلح حضرت مسیح موعود نے مبعوث ہوکر باآواز بلند ہمیں جگایا اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے ایک جماعت قائم کی خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ ہم ہی میں وہ لوگ ہیں جنہیں اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے کھڑا کیا گیا مگر نہایت ہی افسوس کے ساتھ یہ بھی ظاہر کرنا پڑتا ہے کہ ہنوز کثرت سے ہم لوگوں میں ایسے افراد موجود ہیں کہ وہ جاگ تو اٹھے مگر ابھی تک سستی و کسالت باقی رہ گئی ہے۔ مگر اے بزرگان من و برادران من یہ سستی کا وقت نہیں ہے اپنے میں چستی پیدا کرنی چاہئے اور کمرِ ہمت مضبوط باندھنا چاہئے خیال تو کرو کہ ساری دنیا کے ساتھ ہمارا مقابلہ ہے مذہبی دنیا میں اسلام کو غالب کرنا ہمارا فرض ہے صدائے توحید کو دنیا کے کونوں تک پہنچانا ہمارا کام ہے دنیا کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی حقانیت منوانا ہمارا مدعا ہے اسلئے ہمیں اپنی ہمت بلند اور حوصلہ بڑھانا چاہئے دین کو دنیا پر مقدم کرکے دکھانا چاہئے خدا کی راہ میں جان توڑ کوشش کرنا چاہئے اسکا نتیجہ یہ ہوگا اور ضرور ہوگا کہ یدخلون فی دین اللہ افواجا کا نظارہ دیکھوگے۔

معزز ناظرین! یہ اعلائے کلمۃ اللہ وہ عظیم الشان خدمت ہے جسکے لئے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اپنی جانوں پر کھیلجاتے اور جس خدمت کے مقابلہ میں اپنے سر کٹنے کو سینا رائی کے برابر بھی خیال نہ کرتے تھے صحیفۂ زمانہ کے تاریخی صفحات میں سینکڑوں بلکہ ہزاروں مثالیں ایسی موجود ہیں کہ جنہوں نے اپنی جانوں کو ہنستے ہوئے خدا کی راہ میں قربان کردیا اور اپنے مالوں کو خوشی خوشی خدا کی رضا حاصل کرنے کے لئے دیدیا۔ دنیاوی سکھ اور آرام کو محض خدا کے لئے ترک کردیا۔ حضرات محترم! میں آپ لوگوں سے دریافت کرتا ہوں کہ کیا ان لوگوں کی جان اپنے نزدیک پیاری نہ تھی۔ یا کیا ان کو مال کی ضرورت نہ تھی یا محبت نہ تھی پھر کیا ان کی طبیعت فطرتِ انسانی

کے ماتحت آرام طلبی بھی ضرور تھی مگر ان مردانِ خدا نے اعلائے کلمۃ اللہ کے مقابلہ میں کسی بات کی پرواہ نہ کی اب اے ہمارے احمدی بزرگو! اور بھائیو! آج یہ کام تمہارے ذمہ ہے تم بھی بتوسط آنحضرت صلعم کے کامل بروز حضرت مسیح موعود بفحوائے واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم صحابہ کرام کی جماعت میں داخل ہو پس اگر تم اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے اپنے مالوں کو لوٹا دو اور اپنے پر دنیاوی سکھ اور آرام کو رضائے الٰہی حاصل کرنے کے لئے چھوڑ دو۔ تو عین اپنا فرض ادا کرو گے کس قدر خدا تعالےٰ نے تم کو آسانی دی ہے کہ اب دین کے لئے جان نہیں طلب کیجاتی۔ بلکہ مال اور آرام ہمت اور کوشش مانگی جاتی ہے کیونکہ ہم پر ایک ایسی سلطنت حکمران ہے کہ جس کے ماتحت اپنے سارے مذہبی کاموں کو ہم بغیر کسی روک ٹوک کے ادا کر سکتے ہیں۔ اے ناظرین اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے بلحاظ اسلاف کی قربانیوں کے نہایت ہی ادنیٰ قربانی کی ضرورت ہے جس کی میں تحریک کرنا چاہتا ہوں۔ وہ کیا ہے؟ جو مال کی قربانی ہے۔ برادران! غور کرنیکا مقام ہے کہ جس کام کے لئے جان کی قربانی بھی کوئی بڑی بات نہیں۔ اس کام کے لئے مال کی قربانی مانگی جاتی ہے۔ خدائے عزوجل کے فضل سے آج امیر المؤمنین حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح ثانی کے زمانے میں ہمارے کام پنجاب یا ہندوستان تک ہی محدود نہیں۔ بلکہ بر اعظم ایشیا یورپ۔ افریقہ امریکہ یعنے ساری دنیا میں پھیل چکے ہیں اسکے لئے لاکھوں نہیں کروڑوں روپیہ کی ضرورت ہے ناٰیجیریا سے مبلغ پہنچنے کی درخواست آرہی ہے سیلون میں مبلغ بھیجنے کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے افریقہ میں مشنری بھیجنا چاہیئے ولایت کے کام کو اور بھی وسعت سے کرنا چاہیئے وہاں لائبریری قائم ہونی چاہیئے۔ اخبار جاری ہونا چاہیئے یورپ کے ہر ہر شہر میں ہمارے مبلغ موجود ہونے چاہئیں۔ خدا کے فضل سے ہماری جماعت میں ایسے قابل اور جوشیلے افراد موجود ہیں جو خدا کی راہ میں کمربستہ تیار بیٹھے ہیں اور حکم سنتے ہی اپنے بیوی بچوں وطن وغیرہ کو چھوڑ کر دنیا میں اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے پھیلنے پر آمادہ ہیں۔ کیا آپ اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے ایسے بھائیوں کی صرف مالی امداد نہیں کر سکتے اور کیا اگر آپ اپنی آمدنی کا کچھ حصہ اس مقصد میں نہیں لگا سکتے ذرا آپ اپنے سینوں پر ہاتھ رکھکر سوچو اور غور کرو۔ میں آپ لوگوں سے صرف یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ وہ عظیم الشان خدمت جس کے لئے تم طیار کئے گئے ہو اس کی سرانجام دہی کے لئے مالی امداد دینے میں ہرگز دریغ نہ فرمادیں اور کچھ نہ کچھ رقم ماہوار اپنی آمدنی سے علیحدہ کر کے باقاعدہ اور بالالتزام حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی خدمت میں اشاعت اسلام کی غرض سے بھیجا کریں۔ خدا تعالےٰ آپ کے اموال میں برکت دیگا۔ اور بہت بڑے اجر اور ثواب کا مستحق ٹھہرائیگا۔

میں امید کرتا ہوں کہ میرے ہموطن بزرگ اور احباب میری اس گذارش پر ضرور توجہ فرمائینگے اور بہت جلد باقاعدہ طور پر چندہ جمع کر کے یہاں بھیجا کرینگے خدا تعالےٰ آپکو اسکی توفیق دے۔

خاکسار ظل الرحمٰن بنگالی از قادیان

گورنمنٹ عالیہ کی توجہ کے قابل

قرضہ جنگ کے متعلق ایک تجویز

(از حکیم محمد حسین صاحب قریشی سکرٹری انجمن احمدیہ لاہور)

ہماری گورنمنٹ عالیہ نے جو حال میں ایک سو ملین پونڈ قرضہ جنگ کے متعلق اعلان فرمایا ہے گورنمنٹ کی ان مہربانیوں اور احسانوں کو دیکھتے ہوئے جو ہندوستان کے ہر فرد قوم۔ مذہب و ملت پر ہیں عجب نہیں کہ متوقع وقت سے پہلے ہی وصول ہو جائے لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ اسکو کامیاب بنانے کی بہتر صورتیں اختیار کیجائیں گورنمنٹ عالیہ نے جو تجاویز شائع فرمائی ہیں اسمیں شک نہیں کہ وہ ہر طرح اپنی نظیر آپ ہیں اور بہترین قابل دماغوں کی سوچ و فکر کا نتیجہ ہیں۔ مگر پھر بھی ہر شخص کا فرض ہے کہ کوئی بہتر بات اسکی سمجھ میں آئے تو وہ حکام و گورنمنٹ کے حضور عرض کر دیجائے جس سے کہ مدعا کے حاصل کرنے میں زیادہ آسانی ہو۔ لہذا ایک تجویز میں پیش کرتا ہوں اور کامیابی کے پورے یقین کے ساتھ عرض کرنے کی جرأت کرتا ہوں اگر قابل قبول ہو تو اسے اختیار فرمایا جاوے۔

گورنمنٹ عالیہ نے تین طریق سے قرضہ جنگ کے متعلق اعلان فرمایا ہے میری تجویز نمبر ۳ یعنے ڈاکخانہ کے پنجسالہ کیش سرٹیفکیٹس کے متعلق ہے میرا خیال ہے کہ اس طریق کو زیادہ عمدہ ذرائع اگر حاصل ہو جاویں تو اس سے بہی آسانی سے مدعا حاصل ہو سکتا ہے یا اس میں بہت آسانی حاصل ہو سکتی ہے۔

میری ناچیز رائے اسکے متعلق یہ ہے کہ یہ تو صرف ڈاکخانے کے متعلق ہی محدود نہ رکھی جاوے۔ بلکہ اس کو بہت وسعت دی جاوے مثلاً کیش سرٹیفکیٹس کی بیس بیس یا پچیس پچیس پرت کی کتابیں جنمیں عہ عسہ اور عہ روپیہ کے مختلف سرٹیفکیٹ جن کی مجموعہ رقم پانسو سے زیادہ نہ ہو بنائی جاویں اور ہندوستان کے ہر معزز سرکاری اور غیر سرکاری ہاتھوں میں فروخت کے لئے دی جاویں۔ جیسے تمام انجمنوں کے سکرٹریان۔ ذیلداران تحصیلداران تھانہ داران۔ طبیبان۔ مختلف مذاہب کے علماء گدی نشینان۔ معزز مالکان اخبار مختلف فرقوں اور پیشوں کے لیڈران و بعض پلیڈر و بیرسٹران۔ کالجوں کے پرنسپل۔ آنریری مجسٹریٹان۔ میونسپل کمشنران تجار و بیوپاریان۔ ریلوے سٹیشن ماسٹران اور ہر ایک محکمہ کے افسران کے پاس ہوں۔ کہ وہ لوگ اپنے احباب رشتہ داران مرید و ہمدردوں میں فروخت کریں۔ ظاہر ہے کہ اتنی دنیا جس کام کے لئے کوشش کرنے والی ہو گی اسکے مقابل اکیلے ڈاکخانہ کے کام کی کیا حقیقت ہو سکتی ہے؟

چونکہ ہمیشہ گورنمنٹ عالیہ نے میری معروضات کو قدر و مہربانی کی نگاہ سے دیکھا ہے اسلئے مجھے جرأت ہوئی ہے کہ میں اس ناچیز تجویز کو پیش خدمت کرنے کی عزت حاصل کروں۔ میری تجویز اگر قبولیت کا مرتبہ حاصل کرے تو

ع زہے عز و شرف

ضرورت کاتب

دفتر الفضل کے لئے ایک ایسے کاتب کی ضرورت ہے جسکا اردو عربی خط اچھا ہو درخواست معہ نمونہ خط بہت جلد مینیجر الفضل قادیان کے پتہ پر ہو۔